دہشت گردی

طاہر جمیل*

یہ دہشت گرد جو لپٹے ہیں
مردہ ماؤں کے سینے سے
اب دور کرو سنگینوں سے
یہ بے حس بیوہ چھاتی پہ
دو خون اگلتی آنکھیں ہیں
اور لرزاں لرزاں ہونٹوں پہ
اک دودھ کا باسی قطرہ ہے
یہ مستقبل کا خطرہ ہے
لو غور کرو یہ ابھی ابھی
ملبے میں دبی
اک چیخ اس دہشت گرد کی ہے
جو تھام کے انگلی بابا کی
چلنے کی کوشش کرتا تھا
یہ پھول بھی کتنا نازک تھا
جو تتلی سے بھی ڈرتا تھا
کس دہشت گرد کا لاشہ ہے
یہ اک مکتب کے رستے میں

اس دہشت گرد کے بستے میں
سامانِ دہشت گردی ہے
کچھ کاغذ اور کتابیں ہیں
اک پینسل ہے، اک ٹافی ہے، کچھ بسکٹ ہیں
بوتل میں ٹھنڈا پانی ہے
اور پل میں ختم کہانی ہے
دھرتی کے خداؤ بتلاؤ
کیوں ہنستے بستے گلشن میں
بارود کی بارش کرتے ہو
کیا خوشبو دہشت گردی ہے
کیا آنسو دہشت گردی ہے
تم کہتے ہو
اس جبر اور ہُو کے عالم میں
کچھ کہنا دہشت گردی ہے
ہم کہتے ہیں،
اس عالم میں چپ رہنا دہشت گردی ہے

* آبائی مسکن شیخوپورہ تھا۔ لیکن کئی سال ہوئے کہ وہ لاہور میں اُٹھ آئے تھے۔ جمعہ 24/جولائی 2009ء کی صبح، جدہ میں بعمر 56 سال وفات پائی۔ وہاں ایک ریسٹورنٹ میں معمولی ملازمت کرتے تھے۔